

حافظ مولانا شجاع الدین*

فقہ اسلامی کے بنیادی مآخذ

شریعت:

لغت کے اعتبار سے شریعت کا معنی مذہب یا سیدھا راستہ ہے^(۱) اصطلاح میں اس کا مطلب ہے دین کے وہ مختلف احکام جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کیلئے معین فرمائے ہیں^(۲) ایک مکمل ضابطہ حیات ہونے کے ناطے سے شریعت کے احکام کو تین اقسام پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(الف) وہ احکام جن کا تعلق عقائد سے ہیں۔

(ب) وہ احکام جن کا تعلق اخلاقیات سے ہیں۔

(ج) وہ احکام جن کا تعلق انسان کے افعال اور اقوال سے ہیں۔

درج بالا تین اقسام میں آخری قسم کو بعد ازاں فقہ کا نام دیا گیا، ذیل میں شریعت کے اس جزء پر اختصار کے ساتھ بحث کیا گیا ہے۔

فقہ

لغت میں کسی شے کے بارے میں جاننے اور سمجھنے کا نام فقہ ہے^(۳)۔ ابتداء میں شرعاً فقہ کا اطلاق شریعت کے تمام احکامات پر ہوتا تھا۔ لیکن بعد ازاں فقہ کا اطلاق مکلفین کے اعمال سے متعلق احکامات پر وجوب، حرمت، اباحت، کراہیت، کسی عقد کا صحیح یا فاسد ہونا وغیرہ ہوا^(۴) مختصر یہ کہ شریعت کا دائرہ کار وسیع تر اور فقہ اسکی ایک ذیلی قسم ہے، جس طرح شریعت کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے اسی طرح فقہ اسلامی کی بنیاد بھی قرآن و سنت پر ہے، اسی طرح فقہ اسلامی قرآن و سنت کے بعد اجماع قیاس پر مبنی ہے۔

اگر یہ مآخذ نہ ہوتو ایک فقہیہ کیلئے شرعی احکام کا استنباط ناممکن ہو جائے گا یہاں یہ بات بیان کرنے کی از حد ضرورت ہے کہ فقہی احکام کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم

وہ احکام جن میں رائے اور اجتہاد کی گنجائش بہت ہی کم یا بالکل نہیں ہوتی ہے مثلاً نماز کا وجوب، زنا کی حرمت وغیرہ یہ خدائی قوانین ہوتے ہیں لہذا اسکی مخالفت کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

دوسری قسم

وہ احکام جن میں اجتہاد کا زیادہ دخل ہوتا ہے جن کے متعلق اصول یہ ہے کہ قوی کے مقابلے میں قوی تر دلیل آجائے تو پہلے حکم کی مخالفت کی گنجائش ہوتی ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ یہ دوسرا اجتہاد شرعی نصوص (نصوص جمع ہے نص کی نص ایسی صریح اور واضح بات کو کہتے ہیں جس میں تاویل و توجہ کی گنجائش نہ ہو عام طور پر اللہ اور اس کے رسول کے کلام کیلئے نص کا لفظ بولا جاتا ہے) کی رُج کے قریب تر ہو بلا دلیل مخالفت، نفس کی پیروی ہوگی جو قطعاً جائز نہیں ہے۔

فقہاء کی اصطلاح میں اجتہاد کا مطلب کسی حکم تک اسکی شرعی دلیل پہنچنے کے کوشش اور طاقت صرف کرنا ہوتا ہے۔ اس قاعدے کا مطلب یہ ہے کہ اجتہاد ان امور میں کیا جائے گا جن میں نص موجود نہ ہو۔ لہذا نص کی موجودگی میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں ہے مثلاً سود کی حرمت، عورت کے مقابلے میں مرد کا دوہرا حصہ وغیرہ سود کی حلت ثابت کرنے کیلئے یا عورت کا حصہ مرد کے برابر کرنے کیلئے قطعاً اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ان امور میں واضح طور پر نصوص موجود ہیں۔

فقہ کا مآخذ (SOURCES OF ISLAMIC LAW)

اسلامی احکام کے واضح (بنانے والے لاء) خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ خواہ قرآن کی صورت میں جنہیں وحی جلی کہا جاتا ہے یا سنت کی صورت میں جنہیں وحی خفی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ قرآن و سنت میں کسی چیز کا صریح حکم موجود نہ ہونے کی صورت میں شریعت اسلامی نے مجتہدین (مجتہدین جمع ہے مجتہد کی) کو اجازت دی ہے کہ وہ شریعت کے قواعد اور اصول کے مطابق پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کریں۔ فقہ کے مآخذ پر ذیل میں اختصار کے ساتھ کلام کیا جاتا ہے تاکہ اسلامی قانون کا ایک طالب علم اس آسائے اور بنیاد کو سمجھے جن پر یہ عظیم الشان عمارت قائم و دائم ہے۔

قرآن کریم

قرآن کریم کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ کیساتھ کی گئی ہے المنزل علی الرسول المکتوب فی

المصاحف المنقول الینا نقلاً متواتراً بلا شبہ

”وہ کلام جو مصاحف میں نقل متواتر بلا شبہ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰)

قرآن کریم کی یہ تعریف تمام اہل علم کے درمیان متفق علیہ ہے۔

کلام اللہ کو قرآن اس معنی میں کہا جاتا ہے یعنی پڑھی ہوئی کتاب کیونکہ اسکا اصل قراءہ یقراء ہے پھر عربی زبان میں کبھی کبھی مصدر کو اسم مفعول Past Participle کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن کریم ہی ہے، عالم اسلام میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن کریم قانون سازی کا پہلا ماخذ ہے، قرآن کتاب ہدایت و ارشاد اور کتاب اخلاق و عبادات کیساتھ ساتھ قانونی مسائل بیان کرتا ہے، وہ صرف قانونی کتاب نہیں ہے بلکہ قائد، تذکیہ نفس، تہذیب اخلاق عبادات، معاملات اور معاشرت کے تمام اصولی اور بنیادی پہلوؤں کا جائزہ لینے والی کتاب ہے۔

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

لغت کے اعتبار سے سنت کا مطلب ایک ایسا معتمد طریقہ جس کے مطابق عمل بار بار ہوتا رہے۔ اصلاً اس سے مراد جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقاریر (تقریر ایک قول یا فعل کو برقرار رکھنا یعنی اقوال صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ درست اور صحیح ہیں) سنت تشریع یعنی قانون سازی کا ایک اہم ماخذ ہے قرآن کریم کے متعدد آیات سے یہ بات ثابت ہے کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حجت اس کی اتباع واجب اور کتاب اللہ کا کھلمہ ہے۔

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول و فعل امت کیلئے شرعی حکم رکھتا ہے یا نہیں؟ اس حوالہ سے سنت کی دو قسمیں ہیں تشریحی اور غیر تشریحی۔

تشریحی سنت

وہ سنن جن کا ظہور پیغمبرانہ زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے وہ بالاتفاق امت کیلئے قانون کا درجہ رکھتی ہیں۔

غیر تشریحی سنت

وہ امور جن کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور انسان اور دنیاوی امور میں تجربات کی روشنی میں ہوا یہ قسم امت کیلئے تشریع میں شامل نہیں، لیکن ان کی اتباع مستحبات اور مندوبات میں شامل ہیں۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام و قعود اکل و شرب وغیرہ یا وہ اوصاف جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھے مثلاً صوم وصال (مسلل روزہ رکھنا)، بیک وقت چار سے زیادہ خواتین سے نکاح کرنا، اکیلے حضرت خزیمہؓ کی گواہی قبول کرنا، تہجد کی فرضیت وغیرہ۔

استدلال میں سنت کا مقام قرآن کریم کے بعد آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا عامل مقرر کرتے ہوئے آپ نے ان سے استفسار کیا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کس طرح کرو گے؟

حضرت معاذؓ نے جواب دیا کتاب اللہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو؟ حضرت معاذؓ نے جواب دیا پھر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، حضرت عمرؓ نے قاضی شریح کو لکھا جب کوئی معاملہ درپیش ہو تو کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے! اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلہ کیجئے^(۱)

اجماع

لغت میں اجماع سے مراد کسی بات کا ارادہ یا عزم، شرعاً اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد فقہاء امت کا کسی شرعی حکم پر اتفاق کرنا ہے،^(۲) اجماع قانون سازی کا ایک اہم مآخذ ہے، اجماع دلیل کی بنیاد پر ہوتا ہے مثلاً اولاد کی بیٹیوں سے نکاح اجماع کی بنیاد پر حرام ہے خواہ رشتہ کتنا دور ہی کیوں نہ چلا جائے اس کی بنیاد قرآن کریم کی نص ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے کہ دادی کو میراث میں چھٹا حصہ ملے گا اسکی بنیاد حدیث ہے، اسی طرح خنزیر کی چربی کی حرمت پر اجماع کی بنیاد قیاس ہے کیونکہ چربی کو گوشت پر قیاس کیا گیا ہے۔

اجماع کی دو قسمیں ہیں: (۱) صریح (۲) سکوتی

صریح

صریح سے مراد یہ ہے کہ فقہاء کسی مسئلے پر فصاحت اور صراحت سے اتفاق کر لیں۔

سکوتی

سکوتی سے مراد یہ ہے کہ کچھ فقہاء رائے کا اظہار کریں اور باقی فقہاء علم کے باوجود اس کے بارے میں صراحۃً موافقت یا مخالفت کا اظہار نہ کریں۔ عصر حاضر میں اجماع برقی وسائل کے ذریعے نہایت ہی آہل ہو گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء عصر کا برقی وسائل کے ذریعے آپس میں رابطہ ہوتا کہ پیش آمدہ مسائل پر بحث و تحقیق کے بعد ایک اتفاق اور اجتماعی حل امت کے سامنے پیش کیا جاسکے۔

قیاس

لغت میں قیاس کا مطلب ناپنا اور برابر کرنا ہے، اصطلاح فقہاء میں اسکا مطلب ہے ایک ایسا مسئلہ جسکے بارے میں صریح حکم موجود نہ ہو اس لیے مسئلہ کے ساتھ ملانا جس کے بارے میں کوئی نص موجود ہو

لیکن دونوں کے علل مساوی ہو۔ مساوی العلل ہونے کی وجہ سے دوسرے مسئلے پر پہلا مسئلہ قیاس کرنا قیاس کی اصلیت ہے۔ مثلاً وارث اگر مورث کو قتل کر دے تو نص موجود ہے کہ قاتل میراث سے محروم کر دیا جائے گا اسی پر قیاس کرتے ہوئے اگر موصی (وصی جس کے متعلق وصیت کی گئی ہو) موصی (موصی وصیت کرنے والا) کو قتل کر دے تو موصی کو بھی محروم کر دیا جائے گا مثال بالا میں مورث کا مسئلہ اصل اور موصی کا مسئلہ فرع ہے۔ اصل پر فرع کو قیاس کر کے دوسرے مسئلے کا حل نکالا گیا۔

قیاس کی حجیت قرآن و سنت اجماع اور سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہے، نص کی عدم موجودگی میں یہ حضرات بلا انکار قیاس پر عمل فرمایا کرتے تھے۔

استحسان

استحسان کا لغوی معنی کسی شے کو اچھا سمجھنا ہے، اصطلاحاً اس سے مراد قیاس جلی کی بجائے قیاس خفی کو اختیار کرنا ہے، بعض اوقات کسی مسئلے کے بارے میں دو قیاس ہو سکتے ہیں ایک ایسا جو ظاہر ہو اور دوسرا باریک ہو لیکن باریک ظاہر قیاس کے مقابلے میں قوی تر ہو، ایسے میں مجتہد دوسرے قیاس کے مطابق عمل کرتا ہے اور پہلے قیاس کو چھوڑ دیتا ہے، استحسان دراصل قیاس خفی کا دوسرا نام ہے، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد اس پر عمل کرتے ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ استحسان شرع کے خلاف نہ ہو، مثلاً اسلامی قانون کے تحت بیع موجود چیز کا ہو سکتا ہے ایسی چیز کا بیع درست نہیں ہے جو ابھی بنائی ہے لیکن استحسان کے مطابق ایسی بیع بھی جائز ہے آج کل خرید و فروخت ایسے انداز میں ہوتے ہیں پہلے آرڈر دیا جاتا ہے پھر چیز بنائی جاتی ہے اسکی بنیاد اس نظریے پر ہے کہ قانون لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے بنائے جاتے ہیں۔

یا مثلاً ایک عام قاعدہ ہے کہ وقف ہمیشہ کیلئے ہونا چاہیے اس اصول کے تحت کتابوں کا وقف درست نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ کتابوں میں بیہوشی کی صفت نہیں ہے لیکن علماء نے عرف کیوجہ سے بطور استحسان اشیاء منقولہ (اشیاء منقولہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہو مثلاً نقد رقم سونا چاندی وغیرہ اشیاء غیر منقولہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کیا جاسکتا ہو مثلاً زمین، دکان مکان وغیرہ) مثلاً کتب وغیرہ کے وقف کو جائز قرار دیا ہے۔

مصالح مرسلہ

وہ مفادات جن کے بارے میں شارع نے کوئی حکم جاری کیا ہو اور نہ ان کو تسلیم کرنے یا کالعدم قرار دینے کی کوئی معین دلیل موجود ہو، مصالح مرسلہ کی ضرورت تب ہوگی جب نص، اجماع، قیاس اور استحسان پہلے سے موجود نہ ہو، مجاہد کرامؓ کی جانب سے غیر قانونی کا قیام، کاریگر کے ہاں ضائع ہونے کی

صورت میں لوگوں کے مال کی ضمانت اور بوقت ضرورت مالدار طبقے پر ٹیکس لگا، مصالح مرسلہ کی چند مثالیں ہیں۔

سید ذرائع

وہ وسائل اور ذرائع جو انسان کو فساد اور حرام تک پہنچائے فساد اور حرام سے بچنے کیلئے ان وسائل و ذرائع کو روکنا سد ذرائع کہلاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ وسائل مطلوب شریعت تک پہنچائے تو پھر وہ وسائل و ذرائع اپنانا دوجہ بدرجہ مطلوب و ممدوح ہونگے، مثلاً لوگوں کو تنگی اور تکلیف سے بچانے کیلئے ذخیرہ اندوزی ممنوع ہے لہذا ذخیرہ اندوزی کی جتنی ممکن صورتیں ہیں انہیں روکنا سد ذرائع کے تحت آتے ہیں یا مثلاً مقروض کے تحائف قرض خواہ کیلئے درست نہیں ہے کیونکہ اس میں سود کا شائبہ ممکن ہے۔

عرف

عرف سے مراد لوگوں کا وہ قابل اعتماد روزمرہ کا معمول ہے جس پر وہ اپنے معاملات اور زندگی کے مسائل کے دوران عمل پیرا ہوتے ہیں خواہ وہ روزمرہ کی کوئی بات ہو یا کوئی کام کرنا ہو یا نہ کرنا۔ لیکن عرف فاسد (عرف فاسد: وہ رواج جو شریعت سے متصادم ہو مثلاً سودی معاملات وغیرہ) کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ وہ محض اتباع نفس اور خواہشات کی پیروی ہے، حدیث میں آیا ہے۔

مارآہ المسلمون حسن فہو عند اللہ حسن

”جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھی ہے۔“

عرف کی تبدیلی سے احکام میں بھی تبدیلی آتی ہے، عرف کی بنیاد لوگوں کے مفادات کی حفاظت اور انہیں مشکلات سے بچانے پر ہے، اسلام نے عربوں کے زمانہ جاہلیت کی بعض اچھی عادتوں مثلاً عاقلہ (عاقلہ: خون بہا کی ادائیگی میں شریعت نے قابل کے مددگار اور ناصرین پر بھی کچھ ذمہ داری ڈالی ہے یہی لوگ عاقلہ کہلاتے ہیں) پر دیت (خون بہا ہے مضارب کسی شخص کو اپنا مال تجارت کی غرض سے دینا تاکہ نفع میں مقررہ تناسب کے مطابق دونوں شریک ہوں) کا لزوم مشارکت وغیرہ کو برقرار رکھا ہے۔

مذہب صحابی

جو مسائل عقل کے ذریعے سمجھ میں نہ آئے وہاں قول صحابی حجت ہوگا صحابہ کا ایک مسئلہ پر اتفاق اُمت کیلئے حجت ہے کیونکہ یہ ایک گونہ اجماع کی حیثیت رکھتا ہے۔

البتہ جو لائے صحابہ کا اجتہاد پر مبنی ہو اس میں احتیاط یہی ہے کہ صحابہ کرامؓ کے اجتہادات حق کے زیادہ قریب ہونگے کیونکہ وہ قرآن کے پہلے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا واسطہ فیض یافتہ

شریعت کے اسرار کے جاننے والے، قرآن کا وسیع علم رکھنے والے اور اہل زبان تھے، اس لئے ان امور کی بنا پر ان کا اجتہاد دیگر لوگوں کے مقابلے میں زیادہ اہم اور حق کے قریب ہوگا۔

سابقہ شرائع

گزشتہ شریعتوں سے مراد وہ احکام جو گزشتہ امتوں پر فرض تھے، آیا یہ فرامین اور احکام شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا جزء ہے یا نہیں؟ یہ ایک تفصیل طلب مسئلہ ہے البتہ مختصراً یہ ہے کہ سابقہ شرائع کے احکام فرامین جو کے احکام فرامین جو قرآن و سنت میں مذکور ہیں دیکھا جائے گا کہ اسلام نے انہیں برقرار رکھا ہے یا منسوخ کیا ہے اگر دیگر شہادتوں سے ثابت ہو جائے کہ اسلام نے انہیں برقرار رکھا ہے تب یہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا جزء ہوگا اور اگر منسوخ کیا ہے تب تو ظاہر ہے کہ وہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا جزء نہیں ہوگا۔

اصحاب

لغت کے اعتبار سے استصحاب کا مطلب محبت کا دوام اور ایک اصطلاح میں اس سے مراد تہدیلی کی دلیل فراہم ہونے تک کسی چیز کا اپنی سابقہ حالت میں برقرار رہنا ہے، مثلاً اگر یہ ثابت ہو جائے کہ فاطمہ کا نکاح زید سے ہوا تھا جب تک ان میں جدائی ثابت نہ ہو جائے زوجیت کا رشتہ برقرار رہے گا۔ یا مثلاً اگر یہ ثابت ہو جائے کہ زید عمر کا مقروض ہے جب تک قرض کی ادائیگی یا قرض خواہ کی طرف سے معافی ثابت نہ ہو تب تک زید مقروض تصور ہوگا، بھئیہ کو جب کوئی حکم دیگر مآخذ سے میسر نہ آ رہا ہوں تو آخر کار بھئیہ اصحاب کی جانب رجوع کرتا ہے۔

حواشی

- ۱۔ تفسیر القرطبی ۱۱۵/۱۶، التقریب من صراح اللغۃ ۲۶۵۔
- ۲۔ شرح المنار فی الاصول۔
- ۳۔ مطالعہ فقہ اسلامی ایک تعارف عبدالکریم زیدان ص ۷۷۔
- ۴۔ التوضیح فی اصول الفقہ ۱۱۰/۱۔
- ۵۔ علوم القرآن تقی حسانی ص: ۲۵۔
- ۶۔ الشاطبی ۵۰۷/۳۔
- ۷۔ الشوکانی ۶۳/۱ صلی